جانوروں کی غذائی ضروریات

توسیعی کتابچہ

Charles Sturt University

اے ایس ایل پی ڈیری پراجیکٹ

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

Charles Sturt University

اے ایس ایل پی ڈیری پراجیکٹ

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

فون: 042-37212339

ویب سائٹ: www.aslpdairy.pk

دیباچہ

اے ایس ایل پی ڈیری پراجیکٹ آسٹریلوی اور پاکستانی حکومتوں کے باہمی اشتراک کا ایسا منصوبہ ہے جس کا مقصد توسیعی تربیت کے ذریعے چھوٹے ڈیری فارمرز کے جانوروں میں دودھ کی پیداوار کو بڑھا کر ان کے معاشی و معاشرتی حالات میں بہتری لانا ہے۔ دودھ کی پیداوار میں اضافہ صرف اُسی وقت ممکن ہے جب فارمرز کو اپنے جانوروں کی رہائش، خوراک، صحت اور افزائشِ نسل جیسے تمام بنیادی اُمور کے متعلق مکمل آگاہی ہو۔

اس توسیعی کتابچے کا مقصد ڈیری فارمرز کو جانوروں کی غذائی ضروریات کے بنیادی اصولوں سے مکمل آگاہی دینا ہے تاکہ فی جانور اوسط پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ جس سے پاکستان کے دیہی علاقوں میں غربت کی شرح میں کمی اور لوگوں کے طرزِ زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس توسیعی کتابچے کی انفرادیت یہ ہے کہ اس میں موجود تمام معلومات مستند اور ذاتی تجربات پر مبنی ہیں جو ڈیری ٹیم کو پراجیکٹ کی پہلی فیز کے دوران حاصل ہوئے۔ اس توسیعی کتابچے سے نہ صرف ڈیری فارمرز بلکہ ولیج ویٹرنری ورکرز، ویٹرنری اسسٹنٹز اور ڈاکٹرز حضرات بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس کتابچے کو چھاپنے کے لئے ہم آسٹریلوی حکومت کے بین الاقوامی زرعی تحقیقاتی ادارے کے ممنون ہیں۔

ڈیری ٹیم

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	خوراک کی اہمیت	1
۲۔	جگالی کرنے والے جانوروں کا نظام انہضام	1
۳۔	چارہ جات میں خشک مادہ کی اہمیت	5
۴۔	بچوں کی خوراک	6
۵۔	جانوروں کی عمر اور پیداوار کے لحاظ سے غذائی ضروریات	14
۶۔	جانوروں میں جسمانی کیفیت کی درجہ بندی	18
۷۔	خوراک کی کمی سے منسلک پیچیدگیاں	20
۸۔	غذائی قلت کو پورا کرنے کے لئے مفید تجاویز	22

خوراک کی اہمیت

قدرت نے پاکستان کو مختلف جانوروں کی دولت سے مالا مال کر رکھا ہے۔ خوراک جانوروں کو صحت مند اور توانا رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جانوروں کی پیداوار کا ستر فیصد انحصار خوراک پر ہوتا ہے۔ ڈیری فارمرز ہمیشہ زیادہ دودھ دینے والی گائے/بھینس خرید کر لاتے ہیں مگر متوازن خوراک کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے ان سے حسب توقع پیداوار نہیں لے سکتے جو کہ ان کے معاشی نقصان کا سبب بنتا ہے۔ روایتی طور پر جانوروں کو پالنے کا زیادہ تر انحصار سبز چارہ جات پر ہے جو کہ جانوروں کی بھرپور پیداوار کے لئے ناکافی ہے۔ جانوروں کی غذائی ضروریات ان کی عمر، وزن اور پیداوار کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ لہٰذا متوازن خوراک سے دودھ کی پیداوار اور افزائش نسل میں کافی حد تک بہتری لائی جاسکتی ہے۔

جگالی کرنے والے جانوروں کا نظام انہضام

جگالی کرنے والے جانوروں کا معدہ چار حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان جانوروں میں گائے، بھینس، بھیڑ اور بکریاں شامل ہیں۔ جگالی کرنے والے جانوروں کی خوراک سادہ معدہ والے جانوروں مثلاً گھوڑا، کتا، بلی اور انسان وغیرہ سے مختلف ہوتی ہے۔ جگالی کرنے والے جانوروں کا معدہ خشک اور سبز چارہ جات کو توڑنے کے لیے عین موزوں ہوتا ہے۔ نظام انہضام کو باقاعدہ سمجھنے سے پہلے جگالی کرنے والے جانور کے مرکب معدے کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

نظام انہضام کے مختلف حصوں کے افعال

منہ منہ خوراک کو چبا کر باریک ٹکڑوں میں تقسیم کرتا ہے۔ چبانے کے عمل سے لعاب دہن خوراک میں شامل ہوتا ہے جو کہ خوراک کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جگالی کرنے والے جانور خوراک کو دوبارہ منہ میں لاکر چبانے کی منفرد صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔ چبانے کے نتیجے میں خوراک کی بیرونی سطح زیادہ ہونے سے معدے کے خوردبینی جاندار اسے آسانی سے ہضم کر سکتے ہیں۔ چبانے کے عمل سے لعاب پیدا ہوتا ہے۔ جس میں موجود بفر ریومن کی pH کو متوازن رکھتا ہے۔ ایک گائے روزانہ 40 سے 150 لیٹر تک لعاب پیدا کر سکتی ہے۔ لعاب کی پیداوار کا انحصار جانور کی خوراک پر ہوتا ہے۔ چارہ جات جگالی کے عمل کو بڑھاتے ہیں۔

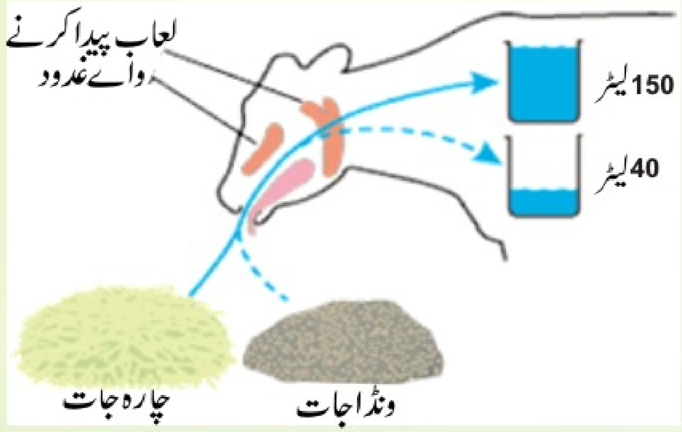

ریومن/ریٹی کولم جگالی کرنے والے جانوروں کا ریومن خمیر بنانے کی جگہ ہے جہاں خوردبینی جاندار خوراک کو توانائی اور لحمیات میں تبدیل کرتے ہیں۔ عام طور پر جگالی کرنے والے جانوروں کے ریومن میں خوراک ہضم کرنے میں 200 اقسام سے زائد بیکٹیریا اور 20 اقسام سے زیادہ پروٹوزوا معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ خوراک میں

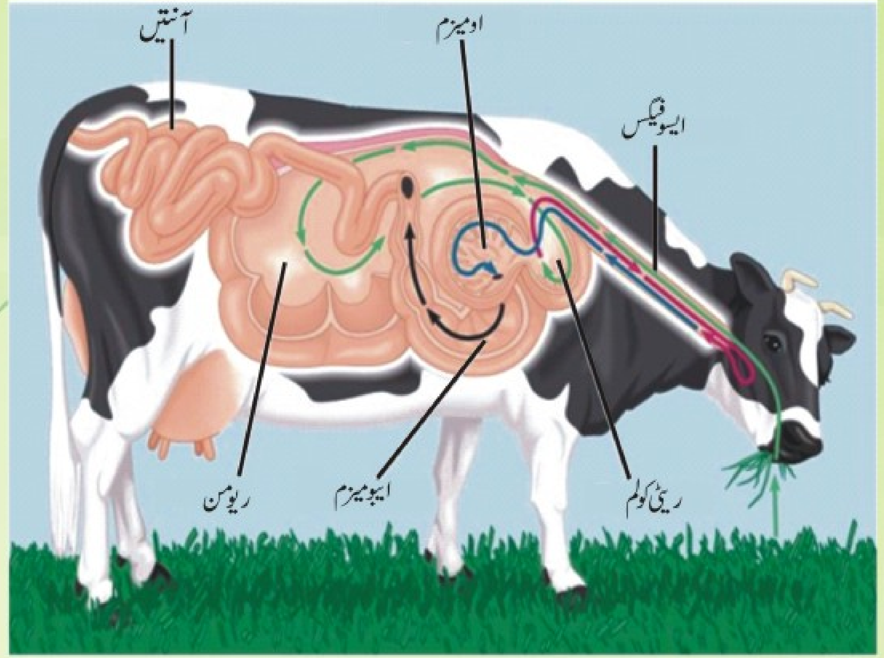

موجود لحمیات جانوروں کے نظام انہضام میں بہت کم مقدار میں جذب ہونے کی حقیقت کے پیش نظر زیادہ تر خورد بینی جاندار خود استعمال کر کے جانوروں کے لیے مفید لحمیات بناتے ہیں۔ درحقیقت جگالی کرنے والے جانوروں کو کھلانا ان کے ریومن میں موجود خورد بینی جانداروں کو کھلانے کے مترادف ہے۔

ریومن کی pH 6 سے 7 ہوتی ہے۔ نظام انہضام کے خورد بینی جاندار اس pH پر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اگر pH میں کوئی تبدیلی آ جائے تو بہت سارے یہ جاندار مر جاتے ہیں اور خاطر خواہ حد تک خوراک ہضم نہیں ہو پاتی۔ سیلولوز کو ہضم کرنے والے خوربینی جاندار pH 6 سے کم پر اپنے افعال بخوبی سرانجام نہیں دے سکتے۔ اگر

جانوروں کو زیادہ مقدار میں ونڈا کھلانا مقصود ہو تو اسے مختلف وقفوں میں تقسیم کر کے دیا جائے۔ کیونکہ یکمشت کھلایا جائے تو ریومن کی pH تبدیل کر دیتا ہے۔

ریومن اور ریٹی کولم بنیادی طور پر ایک ہی حصہ ہے۔ لیکن ان کے افعال مختلف ہیں۔ ریٹی کولم کا کام خوراک کو منہ میں جگالی کے لئے یا مزید ہاضمے کیلئے اومیزم کی طرف دھکیلنا ہے۔

اومیزم اومیزم مرکب معدے کا تیسرا حصہ ہے جس میں بہت ساری تہیں موجود ہوتی ہیں جو کہ خوراک کو جذب کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ یہ حصہ 30 سے 60 فیصد پانی اور غذائی اجزاء کو جذب کرتا ہے۔

ایبومیزم اسے حقیقی معدہ کہتے ہیں جو کہ انسانی معدہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ معدے کا یہ حصہ رطوبتیں پیدا کرتا ہے جو کہ لحمیات کو توڑتی ہیں تاکہ وہ نظام انہضام میں بہتر طور پر جذب ہو سکیں۔

چھوٹی آنت خوراک ایبومیزم سے ہو کر چھوٹی آنت میں آتی ہے۔ یہاں خوراک کے ساتھ لبلبہ کی رطوبتیں شامل ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے pH 8 تک بڑھ جاتی ہے۔ چھوٹی آنت کا بنیادی کام خوراک کی توڑ پھوڑ کے عمل کو مکمل کرنا ہے تاکہ اس میں موجود چکنائی اور لحمیات جذب ہو سکیں۔

بڑی آنت نظام انہضام میں بڑی آنت پانی اور نمکیات کو جذب کرنے کی اہم جگہ ہے۔

سیدھی آنت (ریکٹم) فضلات کو ذخیرہ اور اخراج کرنے کی جگہ ہے۔

چارہ جات میں خشک مادہ کی اہمیت

چارہ جات میں پانی کے علاوہ پائے جانے والے تمام غذائی اجزاء کوخشک مادہ کہا جاتا ہے۔عام طور پرڈیری فارمز چارہ جات میں موجود خشک مادہ کے متعلق آگاہی نہیں رکھتے۔اس حقیقت کے پیشِ نظران کے جانور مختلف غذائی اجزاء کی کمی کا شکار رہتے ہیں۔لہٰذا چارہ جات میں پائے جانیوالے خشک مادہ کی مقدار کے تعین اور جانوروں کے لیے اسکی ضروریات کوسمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

اگرچارہ جات میں خشک مادہ کا تناسب کم ہوتو چارے کی زیادہ مقداردرکار ہوگی۔جانور کیلئے خشک مادہ کی بنیاد پرسبز چارہ جات کی ضروریات بلحاظ جسمانی وزن تین فیصد ہوتی ہیں۔اس اصول کے مدِنظر 500 کلوگرام وزن کے جانور کیلئے مختلف سبز چارہ جات کی ضروریات درج ذیل ہوں گی:

نمبر شمار	چارہ جات	خشک مادہ (فیصد)	درکار چارے کی مقدار (کلوگرام)
1	مکئی	30	50
2	جوار	30	50
3	باجرہ	30	50
4	گوارا	20	65
5	برسیم	15	100
6	لوسرن	24	65
7	جئی	22	70

جانوروں کے بچوں کی غذائی ضروریات

جانوروں کے بچے کسی بھی ڈیری فارم کے معاشی مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں۔ان کی بہتر طرز پر پرورش خاصا مشکل کام ہے۔اس مقصد کے حصول کے لئے متوازن غذا بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔متوازن غذا نہ ملنے کی وجہ سے یہ مطلوبہ شرح بڑھوتری حاصل نہیں کر پاتے اور کمزور رہ جاتے ہیں جس کے نتیجے میں شرح اموات کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔اگر انہیں ابتدائی عمر سے ہی متوازن غذا فراہم کی جائے تو نہ صرف شرح اموات میں خاطر خواہ کمی بلکہ مستقبل میں بھی ان کی پیداواری صلاحیت پر مثبت اثر پڑے گا۔

بچوں کی پہلی خوراک (بوہلی)

پیدائش کے وقت بچوں کے جسم میں بیماریوں کے خلاف مدافعتی نظام فعال نہیں ہوتا جس کے لئے انہیں صرف بوہلی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔اس لئے یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ بچوں کو پہلی خوراک کے طور پر پیٹ بھر کر بوہلی پلائی جائے۔اللہ تعالیٰ نے دودھ کی نسبت بوہلی میں مندرجہ ذیل خصوصیات رکھی ہیں:

- بوہلی میں دودھ کی نسبت درج ذیل اجزاء اضافی مقدار میں ہوتے ہیں
  - مدافعتی اجزاء
  - خشک مادہ دودھ سے دوگنا
  - حل شدہ نمکیات تین گنا
  - پروٹین اور وٹامن پانچ گنا

- بوہلی میں سب سے اہم موجود مدافعتی اجزاء ہوتے ہیں جو کہ بچوں کی صحت کو برقرار رکھنے اور ان کو مختلف بیماریوں سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پیدائش کے پہلے 24 سے 36 گھنٹوں کے دوران یہ مدافعتی اجزاء انتڑیوں سے جذب ہوتے ہیں۔ جبکہ بعدازاں ان کی جاذبیت کم ہوتی جاتی ہے
- بوہلی نظام انہضام کو بحال کرنے، معدے اور انتڑیوں کی صفائی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے اور اس سے قبض کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے

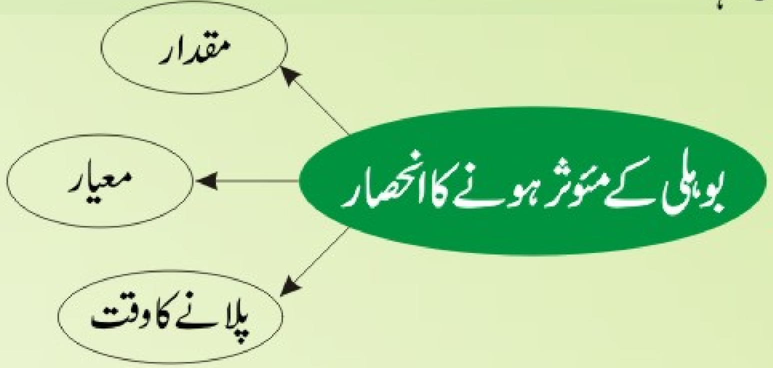

مقدار بچوں کو پیدائش کے فوراً بعد پیٹ بھر کر بوہلی پلائیں اور جانوروں کے جیر گرانے کا انتظار مت کریں۔ موثر قوت مدافعت کے حصول کیلئے بوہلی پلانے کی مقدار کا تعین بچے کے جسمانی وزن، مدافعتی اجزاء کی مقدار اور ماحول میں موجودہ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کی مقدار پر کیا جاتا ہے۔

> پیدائش کے فوراً بعد پیٹ بھر کر بوہلی پلانا
> بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچانا

معیار بوہلی لازمی طور پر بہترین معیار کی ہونی چاہئے۔ جس کا انحصار جانوروں کے سوئے، دوران حمل خشک ہونے کا دورانیہ اور متوازن خوراک پر ہوتا ہے۔ بچے کو پیدائش کے 3 سے 6 گھنٹے کے اندر اندر 100 گرام مدافعتی اجزاء ضرور مل جانے چاہئیں۔ بوہلی کے معیار کا براہ راست انحصار اس میں موجود مدافعتی اجزاء کی مقدار پر ہوتا ہے۔

نمبر شمار	مدافعتی اجزاء (گرام/لیٹر)	بوہلی کا معیار
1	> 90	بہترین
2	65-90	اچھا
3	40-65	درمیانہ (موزوں)
4	<40	ناقابل استعمال

اگر بچے کے لئے معیاری بوہلی دستیاب نہ ہو تو ضروری ہے کہ اُسے نسبتاً زیادہ مقدار میں بوہلی پلائیں تا کہ اسے موزوں مقدار میں مدافعتی اجزاء مل سکیں۔

بوہلی پلانے کا وقت

بوہلی پلانے میں جلدی کریں

اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ بچوں میں پیدائش کے وقت قوتِ مدافعت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اسلئے ضروری ہے کہ پیدائش کے فوراً بعد ہی بوہلی پلائیں تا کہ بچوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔

پانی

جانداروں کے لیے پانی کی اہمیت مسلمہ ہے۔ بچوں کے جسم میں پانی اس کے وزن کا تقریباً 90 فیصد تک ہوتا ہے۔ پانی بچوں کے وزن میں اضافے، جسمانی افعال کو بخوبی سرانجام دینے، خوراک کو بہتر طریقے سے ہضم کرنے، ریومن کی بڑھوتری کے عمل اور جسمانی درجہ حرارت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے ہاں زیادہ تر ڈیری فارمرز روایتی طور پر چھوٹے بچوں کو پانی نہیں پلاتے بلکہ صرف دودھ پلانے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

بچوں میں پانی کی ضرورت خوراک کی طبعی حالت اور موسمی تغیر و تبدل پر منحصر ہوتی ہے۔ جو بچے زیادہ خشک مادہ پر مشتمل خوراک کھائیں گے انہیں زیادہ پانی درکار ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ بچوں کو ہر وقت تازہ اور صاف ستھرا پانی مہیا کریں۔ گرمیوں میں خاص طور پر تازہ اور ٹھنڈا پانی مہیا کریں تا کہ گرمی کی شدت سے بچا جا سکے۔

بچوں کی عمر (ماہ)	ایک دن میں پانی کی مقدار (لیٹر)
1	5-7
2	6-8
3	8-11
4	11-13

دودھ

بچوں کو روزانہ 10 فیصد بلحاظ جسمانی وزن دودھ پلانا چاہئے۔ مثال کے طور پر اگر بچے کا جسمانی وزن 40 کلوگرام ہو تو اس کو روزانہ چار لیٹر دودھ پلائیں جو کہ دن میں دو مرتبہ دیا جائے یعنی دو لیٹر صبح اور دو لیٹر شام۔ بچوں کو دودھ پلاتے وقت مناسب صفائی و ستھرائی کا خاص خیال رکھیں تا کہ ان کو مہلک بیماریوں سے بچایا جا سکے۔

دودھیل جانوروں کی غذائی ضروریات

شیر داری کا ابتدائی دورانیہ

دودھ دینے کا یہ ابتدائی مرحلہ سوئے کے بعد پہلے تین مہینوں پر مشتمل ہوتا ہے۔دودھ دینے کے اس ابتدائی عرصے میں جانوروں کی غذائی ضروریات کسی بھی پیداواری مرحلے کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔اگر دودھیل جانوروں کو ان کی پیداوار کے مطابق متوازن خوراک نہ دی جائے تو وہ اپنے جسم میں موجود توانائی اور دیگر غذائی اجزاء کے ذخائر کو استعمال میں لاتے ہیں جو ان کے جسمانی وزن میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔غذائی اجزاء کی کمی جانوروں کی صحت، آئندہ حمل اور مستقبل میں دودھ کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔اس لیے دودھیل جانوروں کو متوازن خوراک مہیا کر کے ان کی صحت کو برقرار رکھنا چاہئے۔

دودھیل جانوروں کو ان کی پیداوار کے لحاظ سے ونڈا اور سبز چارہ وافر مقدار میں فراہم کریں

شیر داری کا درمیانی دورانیہ

دودھ دینے کا یہ درمیانی مرحلہ سوئے کے چوتھے اور پانچویں مہینے پر مشتمل ہوتا ہے ۔ اس دورانیہ میں دودھ کی پیدوار آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوجاتی ہے جس سے جانوروں کے جسم میں چربی کی مقدار بڑھنے لگتی ہے۔شیر داری کے اس دورانیہ میں جانوروں کی پیداوار کو کم قیمت خوراک کے ساتھ بھی برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

شیر داری کا آخری دورانیہ

یہ دورانیہ جانوروں کے سوئے کے چھٹے مہینے سے خشک کرنے تک کے مرحلے پر مشتمل ہوتا ہے۔جس میں جانوروں کی جسمانی کیفیت کو برقرار رکھنا بہت اہمیت کا حامل ہے تاکہ سوئے کے وقت درپیش پیچیدگیوں سے بچا جاسکے۔اس

دورانیہ میں جانوروں کو ان کی پیداوار کے لحاظ سے متوازن خوراک دیں تاکہ جانوروں کی جسمانی کیفیت کو برقرار رکھا جاسکے۔

سوئے سے دو ماہ پہلے جانوروں کا دودھ دوہنا چھوڑ دیں

جانوروں کی جسمانی کیفیت کی درجہ بندی

جسمانی کیفیت کی درجہ بندی جانوروں کی جسمانی حالت،غذائی ضروریات اور صحت کے تجزیہ کا ایک اہم پیمانہ ہے۔ جس سے ڈیری فارمرز کو اپنے جانوروں کا بروقت علاج یا ان کو تلف کرنے کا فیصلہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔مزید براں اس سے جانوروں کے مختلف پیداواری اور تولیدی مراحل کے معیار کو بھی جانچا جاسکتا ہے۔دودھیل جانوروں کی جسمانی کیفیت کی درجہ بندی 1 سے 5 درجوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

دودھیل جانور کی مختلف پیداواری حالتوں میں تجویز کردہ درجہ بندی مندرجہ ذیل ہیں

نمبر شمار	جانور کی حالت	جانوروں کی جسمانی کیفیت کی درجہ بندی
1	خشک جانور	3.5-4.0
2	سوئے کے وقت	3.5-4.0
3	شیر داری کا پہلا دورانیہ	3.5
4	شیر داری کا درمیانی دورانیہ	3.0
5	شیر داری کا آخری دورانیہ	3.25-3.75

ان درجوں کا تعین جانوروں کے جسم کی طبعی حالتوں مثلاً دم کے نیچے جمع شدہ چربی کی مقدار کولہے کی ہڈیوں، پسلیوں اور ریڑھ کی ہڈی وغیرہ کے بیرونی کناروں کے بغور ماہرانہ مشاہدے کے بعد کیا جاتا ہے۔

جانوروں میں جسمانی کیفیت کے درجے	دم کے نیچے کا حصہ	کولہے کی ہڈیوں کے بیرونی کنارے	پسلیوں کی بیرونی سطح	ریڑھ کی ہڈیاں
1	بہت گہرا اور دھنسا ہوا	تیز نوکیلی	زیادہ نظر آتی ہیں	واضح طور پر الگ الگ دیکھی جاسکتی ہیں
2	گہرا	نوکیلی	نظر آتی ہیں	الگ الگ دیکھی جاسکتی ہیں
3	کم گہرا	تقریباً گول	کم نظر آتی ہیں	کم دیکھی جاسکتی ہیں
4	بھرا ہوا	گول	نظر نہیں آتی ہیں	دیکھی نہیں جاسکتی ہیں
5	بھرا اور ابھرا ہوا	محسوس نہیں ہوتے	بالکل نظر نہیں آتی	بالکل دیکھی نہیں جاسکتی ہیں

درجہ 1

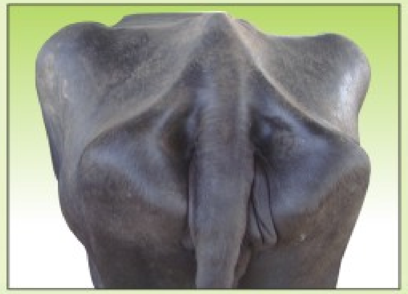
درجہ 2

درجہ 3

درجہ 4

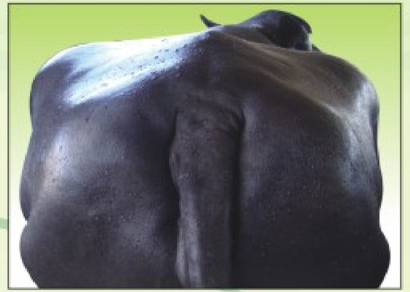
درجہ 5

خوراک کی کمی سے منسلک پیچیدگیاں

سُوتک یا سُوتک کا بخار

زیادہ دودھ دینے والے جانوروں میں سوتک کے بخار کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔عموماً جانور بچہ دینے کے کچھ عرصہ پہلے یا بعد میں اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔سوتک کی بڑی وجہ خون میں کیلشیم کی شدید کمی ہوجانا ہے۔حاملہ جانوروں کے جسم میں موجود کیلشیم کی بڑی مقدار پیدا ہونے والے بچے کی نشو ونما میں استعمال ہوجاتی ہے۔انکے جسم میں کیلشیم کا تناسب ہڈیوں سے کیلشیم کے اخراج اور معدہ سے کیلشیم کے جذب ہونے سے برقرار رہتا ہے۔مسئلہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب سوئے کے وقت سے پہلے یا بعد کیلشیم کا ہڈیوں سے اخراج اور معدہ سے جذب ہونے کا تناسب برقرار نہیں رہتا۔کیلشیم کی زیادہ مقدار بوہلی اور دودھ کی صورت میں زائل ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے خون میں کیلشیم کی شدید کمی ہوجاتی ہے نتیجتاً جانور سوتک کا شکار ہوجاتا ہے۔

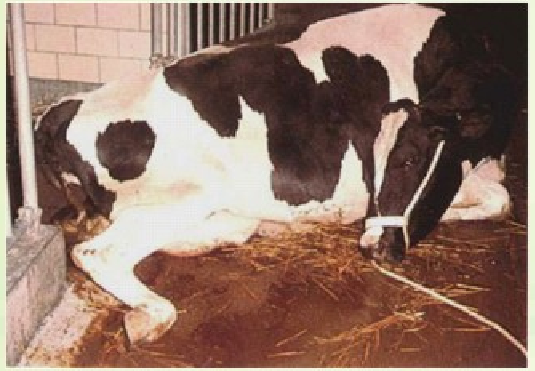

سُوتک کے بخار کی علامتیں

- جسمانی درجہ حرارت کا کم ہونا
- جانور کا سینہ کے بل بیٹھ جانا اور اٹھنے میں دقت
- گردن کا موڑ کر سینے پر رکھ لینا (S-Shaped Neck)
- دل کی دھڑکن کا آہستہ ہونا
- اگر جانور کافی دیر تک اس حالت میں مبتلا رہے تو جانور نیم مدہوش ہوسکتا ہے
- مناسب طبی امداد نہ ملنے کی صورت میں جانور کی موت بھی واقع ہوسکتی ہے

احتیاطی تدابیر

- نمکیاتی آمیزے کو خوراک کا لازمی حصہ بنائیں لیکن سوئے سے 2-3 ہفتے قبل اس کا استعمال بند کردیں۔ اس کا مقصد جانوروں کو نئے دودھ کے دورانیہ کے لیے ہڈیوں سے کیلشیم کے اخراج کے لیے تیار کرنا ہے
- سُوئے سے چند دن پہلے وٹامن ڈی کا ٹیکہ لگائیں یہ دودھ کے دورانیہ سے پہلے ہی کیلشیم کے اخراج میں مدد دیتا ہے
- جن جانوروں کی پیداواری صلاحیت دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ ہے ان کی خوراک پر خصوصی توجہ دیں۔ کیونکہ ان میں سوتک کا بخار ہونے کے امکانات دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں
- سوتک ہو جانے کی صورت میں ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے فوری رجوع کریں

پرہیز علاج سے بہتر ہے

گراس ٹیٹنی (Grass Tetany)

یہ ایک ایسی بیماری ہے جو جانوروں کو کم عمر میں کاٹے جانے والے چارے (Young Fodder) مثلاً جئی اور برسیم کھلانے سے ہوتی ہے یہ بیماری خون میں میگنیشیم کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اعصاب اور پٹھوں کو اپنے افعال سرانجام دینے کے لیے میگنیشیم کی ضرورت ہوتی ہے اس کی کمی کی وجہ سے اعصاب اور پٹھوں کے افعال پر منفی اثر مرتب ہوتا ہے۔

وجوہات

1۔ ابتدائی عمر میں کاٹے جانے والا چارے میں عام طور پر پوٹاشیم (Potassium) کی زیادہ مقدار ہوتی ہے جو میگنیشیم کے جذب اور استعمال ہونے کے عمل کو روکتی ہے اور خون میں میگنیشیم کی کمی کا باعث بنتی ہے۔

2۔ سوڈیم جو کہ خوردنی نمک کا اہم جزو ہے وہ جسم میں میگنیشیم کے جذب ہونے کے لیے انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اگر خوراک میں سوڈیم کی کمی ہو تو میگنیشیم کم مقدار میں جذب ہوگی جس سے گراس ٹیٹنی کا خدشہ بڑھ جائے گا۔

علامات

1۔ پٹھوں کا اکڑاؤ

2۔ منہ سے جھاگ کا نکلنا

3۔ جانور کا زمین پر پاؤں مارنا

4۔ آنکھوں کا زیادہ کھلنا اور گھورتے رہنا

احتیاطی تدابیر

- میگنیشیم باقی نمکیات کی طرح جسم میں ذخیرہ نہیں ہوتی۔ اس لیے روزانہ نمکیاتی آمیزہ (Mineral Mixture) کا استعمال ضرور کریں
- سوڈیم کی فراہمی کے لئے جانور کی کھرلیوں میں نمک کی ڈھیلیاں رکھ دیں
- گراس ٹیٹنی ہو جانے کی صورت میں ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے فوری رجوع کریں

غذائی قلت کو پورا کرنے کے لئے مفید تجاویز

موسمی تغیر و تبدل چارہ جات کی مسلسل فراہمی نہ ہونے کی ایک اہم وجہ ہے۔ گرمیوں میں مئی، جون اور سردیوں میں نومبر، دسمبر میں چارے کی قلت ہوتی ہے۔ چارے کی یہ قلت جانوروں کی پیداواری صلاحیتوں پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ خوراک کی کمی کی وجہ سے جانوروں میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اور مجموعی طور پر جانور پالنا منافع بخش نہیں رہتا۔ اس قلت پر قابو پانے کا ایک بہترین حل یہ ہے کہ چارے کی زیادہ پیداوار کے مہینوں میں زائد

چارہ محفوظ کر کے اس کی سارا سال فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ چارہ محفوظ کرنے کے بہترین طریقے جو پاکستان میں استعمال کیے جاسکتے ہیں درج ذیل ہیں:

1۔ چارہ خشک کرنے کا عمل (Hay)

2۔ چارہ کا اچار بنانا (Silage)

3۔ زیادہ دفعہ کٹائی دینے والے چارہ جات کا استعمال

دودھ دینے والے جانور کو مندرجہ ذیل متوازن خوراک دی جاسکتی ہے

چارہ: 10 فیصد بلحاظ جسمانی وزن + دودھ کی پیداوار کا 50 فیصد ونڈا + 100 گرام نمکیات روزانہ

مثال کے طور پر 500 کلوگرام وزن والی گائے جو روزانہ دس (8) لٹر دودھ دیتی ہے اسکی ضرورت یہ ہے۔

50 کلوگرام سبز چارہ + 4 کلوگرام ونڈا + 100 گرام نمکیات

دودھ کی پیداوار کے لیے استعمال ہونے والے ونڈے کا ایک فارمولا درج ذیل ہے

نمبر شمار	اجزائے فارمولا	فیصد
1	کھل بنولہ	25
2	مکئی کا دلیہ	15
3	رائس پالش	15
4	سورج مکھی کا چورا	15
5	مکئی کا دانہ	10
6	شیرہ	10
7	گندم کا چوکر	8
8	نمکیات	2

لحمیات = 17.5 فیصد

قابلِ ہضم اجزاء = 75.33 فیصد